احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 20- اکتوبر 2000ء - 21 رجب 1421 ہجری - 20- اخاء 1379 ھش جلد 50-85 نمبر240

مسکین کی خدمت

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک سائل موجود تھا۔ میرے بیٹے عبدالرحمان کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جو میں نے اس سے لے کر سائل کو دے دیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الزکوۃ باب المسالۃ فی المسجد حدیث1422)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشا کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں دیکھو مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے (-) میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجالاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے لے کر بچوں کو دیتے پھرتے ہیں کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ جب انسان تمام حیلوں کو بجالاتا ہے تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص506-507)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چندہ وقف جدید کی اہمیت

بانی وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بابرکت تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتارے گا پس میں اتمام حجت کیلئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تاکہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کی توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو"۔

(الفضل 7- جنوری 1958ء)

کامیابی

مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب کنسلٹینٹ فزیشن و ماہر امراض دل فضل عمر ہسپتال ربوہ نے حال ہی میں امراض دل کا ڈپلومہ Diploma PGMI پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ڈاکٹر صاحب کیلئے بہت بابرکت بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہر ڈاکٹروں کی آمد

مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجیکل سپیشلسٹ مورخہ 2000-10-22 کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

○ مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب ماہر امراض معدہ و جگر اور مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 2000-10-22 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

آج 5 بجے شام حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ M.T.A پر سننا نہ بھولیں

عرفانِ حدیث نمبر 53

خدا دعائیں قبول کرتا ہے

حضرت سلمانؓ فارسی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب بہت ہی باحیا اور کریم ہے۔ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے تو اسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ وہ ان ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔

اب حیا کا یہ مضمون بھی ہے اللہ کا۔ ورنہ اللہ تو انسانی صفات سے بہت بالا ہے تو جس طرح بعض دفعہ کسی التجاء کرنے والے کے ہاتھ کو دھتکارتے ہوئے، خالی لوٹاتے ہوئے انسان شرماتا ہے۔ بعض کیفیات ایسی ہوتی ہیں کہ وہ واپس لوٹا ہی نہیں سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سلوک فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بندہ مراد نہیں بلکہ وہ بندے مراد ہیں جو خود بھی حیادار ہوں اور یہ مضمون اس میں داخل ہے اس کو سمجھے بغیر آپ اس مضمون کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

اگر آپ ہاتھ اٹھائیں اور ہر دفعہ ہاتھ اٹھانے پہ دعا قبول ہو جائے تو آپ نے اخباروں میں (لوگوں) کی تصویریں نہیں دیکھیں کس طرح ہاتھ اٹھا اٹھا کے دکھاتے ہیں اور تصویریں کھنچواتے ہیں اور ایک ذرہ بھی ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ساری دعائیں رد ہو جاتی ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ کوئی شخص بہت تکلیف کی حالت میں تھا، اس نے مجھے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ میں مرجاؤں۔ تو میں نے کہا تمہارے لئے یہ دعا ہو ہی نہیں سکتی، ناممکن ہے۔ کیونکہ مجھ سے اگر یہ توقع ہو کہ میں کسی احمدی کے لئے دعا کروں کہ مرجائے تو یہ محض جھوٹ ہے۔ یہ توقع تمہاری کبھی پوری نہیں ہوگی اور مولوی جو بد دعائیں تم پر کریں گے وہ تمہیں ماں کے دودھ سے زیادہ لگیں گی تو ان کی بد دعائیں بھی تمہارے کام نہیں آسکتیں، وہ دعا بن کر لگیں گی پھر۔ یہ جو ہاتھ اٹھاتے ہیں اور آپ ان کے چہرے دیکھتے ہیں جب بھی احمدیت کے خلاف بد دعا کرتے ہیں ان کی قبول نہیں ہوتیں۔

اس لئے اس بات سے نہ ڈریں کہ اللہ تعالیٰ شرماتا ہے اٹھے ہوئے ہاتھوں سے کہ انہیں خالی لوٹادے۔ جن کے دل خالی ہوں، حیا سے خالی ہوں ان کے ہاتھ خدا ضرور لوٹاتا ہے۔ اسی طرح خالی ہاتھ لوٹا دیا کرتا ہے۔ تو اس مفہوم کو سمجھنا چاہئے۔ **جن کے دلوں میں حیا ہو وہ دوسروں کے ہاتھ خالی لوٹانا نہیں چاہتے، اللہ ان کے ہاتھ کیسے لوٹا دے گا۔** پس اگرچہ یہ مضمون کھلے لفظوں میں ظاہر نہیں فرمایا گیا مگر لازماً اس میں داخل ہے۔ **اللہ ان کے خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتا ہے جو اس کے بندوں کے خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتے ہیں** اور جتنا وہ شرماتے ہیں اسی نسبت سے اللہ ان سے شرماتا ہے۔

دوسرا لفظ شرمانے کے علاوہ راوی نے احتیاطاً یہ بیان کیا ہے کہ شاید یہ کہا ہو کہ نامراد ٹھہرادے۔ تو شرماتا ہے کہ نامراد ٹھہرادے یا شرماتا ہے کہ خالی ہاتھ لوٹادے ایک ہی چیز ہے۔

الفضل 8 فروری 99ء

خیال کو بھی حقیقت بنا کے دیکھتے ہیں

تمام خُفتہ دلوں کو جگا کے دیکھتے ہیں
بجھی ہوئی ہیں جو شمعیں جلا کے دیکھتے ہیں
تصورات کی منزل میں جا کے دیکھتے ہیں
انہیں خود اپنی نظر سے چھپا کے دیکھتے ہیں
خیال کو بھی حقیقت بنا کے دیکھتے ہیں
ہم ان کو چھیڑ کے منظر حیا کے دیکھتے ہیں
عجیب طرفہ مناظر وفا کے دیکھتے ہیں
وہ اپنے پیاروں کو جب آزما کے دیکھتے ہیں
ہمیں دکھا کے سدا عسر و یسر کے منظر
کبھی رُلا کے کبھی وہ ہنسا کے دیکھتے ہیں
کوئی ہے ہوش سے باہر کوئی ہے خاکستر
وہ اپنے حسن کی جھلکی دکھا کے دیکھتے ہیں
کثیف نظروں سے اوجھل ہے ان کا حسنِ لطیف
وہ اپنے بندوں کو خود پاس آ کے دیکھتے ہیں
قریب تر ہیں رگِ جاں سے یہ حقیقت ہے
ہم اپنی ذات سے پردے اٹھا کے دیکھتے ہیں
جھلک ہی اک نظر آ جائے حسنِ مطلق کی
حریمِ قدس کے پردے ہلا کے دیکھتے ہیں
جہاں سوالی کو ملتی ہے اپنے دل کی مراد
تو آج ہم بھی اُسی در پہ جا کے دیکھتے ہیں
چمک رہے ہیں جو راہوں میں ان کے نقشِ قدم
انہیں کو رہبرِ منزل بنا کے دیکھتے ہیں
نہیں یہ فکر کہ پوری ہوں یا نہ ہوں پوری
ہم آرزوؤں کو دل میں سجا کے دیکھتے ہیں
کشودِ کار کی صورت نہ جب نظر آئے
تو حوصلے دلِ صبر آزما کے دیکھتے ہیں
جو سجدہ گاہوں میں رکھتے ہیں سر بعجز سلیمؔ
وہ اپنی ذات میں جلوے خدا کے دیکھتے ہیں

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

ان کی محفل میں تو کچھ اور ہیں آداب سخن
میرا افسانہ فقط دیدہ نم تک پہنچا

جرمنی اور انگلستان کا سفر اور حضور سے ملاقات کی دلگداز یادیں

بیسویں صدی کے آخری جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کا احوال

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

ویزے کے حصول میں یہ اعتراض تھا کہ پہلے ہر سال یورپ جاتے تھے۔ کئی سال کا ناغہ کیوں کیا۔ اب اس اعتراض کی معقولیت پر جرح کرنے کا کسے یارا۔ میزبان اگر مہمان اپنے ہاں آنے پر معترض ہو تو مہمان کی بھلا کیا مجال۔ شاید مغرب والوں کو یہ شبہ پڑ گیا تھا۔ کہ یہ ایک شخص ہی ہماری ساری آکسیجن پھانک جائے گا۔ اور ہمارے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ مگر اس دفعہ اور کئی وجوہات یورپ کے سفر کی میری تمناؤں کو مہمیز لگا رہی تھیں۔

20ویں صدی کے شروع میں میرے ابانے مشرق کی طرف ایک سفر کیا تھا۔ اس لئے کہ مشرق میں ایک شمع رخ انور روشن ہوئی تھی۔ اور پدرم "سلطان" اس پر پروانہ وار قربان ہو گیا تھا۔ اب وہ شمع مغرب میں ضیاء پاشی کر رہی ہے۔ تو مجھے بھی اس صدی کا اختتام اسی جذبے کے ساتھ کرنا چاہئے۔ اور مغرب میں جا کر اس عہد کی تجدید کرنا ضروری ہے۔ جو شروع صدی میں میرے بزرگ باپ نے کیا تھا۔

جب سے طائر نے مجبوراً اپنا نشیمن بدلا تو عارضی طور پر گویا تسبیح کے دانے کچھ بکھر سے گئے مگر شہد کی مکھیوں کی طرح جنہیں شکاری اپنے طمع و حرص کی خاطر اپنے اندوختہ سے محروم کر دیتا ہے۔ اور اپنی کم عقلی سے سمجھتا ہے۔ کہ یہ اب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر بکھر جائیں گی۔ وہ فوراً پھر ایک چھتے پر جمع ہو جاتی ہیں۔ ایک کم نظر کی خواہشات کے برعکس وہ راتوں رات ایک مرکز پر جمع ہو گئیں۔ اور انہوں نے شہد بنانا شروع کر دیا۔

ورنہ اگر وہ یہ شفا بخش غذا تخلیق نہ کرتیں۔ تو یہ دنیا روحانی موت مر جاتی۔ افسوس کہ یہ دنیا والے تاریخ عالم سے بھی کوئی سبق نہیں سیکھتے۔

جولیس سیزر کو روم سے جلاوطن کر دیا گیا تو اس نے بھی کہا تھا۔ کہ "جہاں میں رہوں گا وہی روم ہو گا۔" یہ تو ایک عزم و ہمت والے دنیا دار کی سوچ تھی۔ مگر جس کی نگاہ ہر حال میں آسمان پر ہو۔ اور وہیں سے اسے راہنمائی بھی حاصل ہوتی ہو۔ اور دستگیری بھی اور نصرت بھی۔ اور حفاظت بھی نہ اس کی ہمسری کوئی کر سکتا ہے۔ نہ اس کے ارادوں اور پروگراموں میں کوئی دنیا والا خواہ وہ کتنا ہی صاحب اقتدار کیوں نہ ہو۔ کوئی روک ڈال سکتا ہے۔

صدی کا یہ آخری جلسہ اور اس میں شمولیت کی ایک طرف دلی آرزو جو تڑپ کی صورت اختیار کر چکی تھی۔ دوسرے طرف کئی موانع۔ سب سے بڑی روک سفر کا اجازت نامہ نہ ملنے کا خوف۔ تفاصیل کیا عرض کروں۔ اور اس سلسلے میں میری امداد کرنے والوں کے کن کن احسانات کا ذکر کروں۔ مگر ناشکری ہو گی اگر جرمنی سے جناب عرفان خان صاحب اور عزیزم بشارت احمد۔ رانا محمد یوسف صاحب اور اسلام آباد سے رانا مبشر احمد صاحب کا بھی تذکرہ نہ کروں جنہوں نے میری بے حد مدد کی۔

ابھی برطانیہ کے بین الاقوامی جلسے میں شمولیت کے لئے سفر کرنے کی روکیں بدستور تھیں۔ مگر آتش شوق سے پر پرواز عطا ہوئے۔ اس پر رب کریم کا جتنا شکر بجا لاؤں کم ہے۔ ع

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

جرمنی میں آمد

ارادہ تھا کہ وسط جولائی کے قریب جرمنی پہنچوں گا۔ آگے محض اللہ کے کرم پر بھروسہ کہ وہ اٹھا کر ٹلفورڈ برطانیہ پہنچا دے گا۔ کہ عرفان احمد خان کا فیکس پر پیغام پہنچا کہ جولائی کے پہلے ہفتے میں جرمنی پہنچو کیونکہ یہاں جرمنی میں دوسرے ہفتے میں ادبی اور شعری نشست منعقد کرنے کے ارادے ہیں۔ اس بہی خواہ کی خواہش کے احترام میں 30 جون کو ہی جرمنی وارد ہو گیا میرا اکلوتا بھانجا عزیزم بشارت احمد باہیں کھولے میری انتظار میں تھا۔ اس نے جس قدر محبت اور ایثار اور دل نوازی کا سلوک کیا۔ وہ اسی کا حصہ ہے۔ اللہ اسے اجر دے میں تو بدلہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

وہاں سے کئی ممالک کی سیاحت اسی کی آرام دہ گاڑیوں میں کی۔ نام تو "بشارت" تھا ہی میرے اللہ نے اسے میرے لئے مجسم بشارت بنا دیا۔ ریل گاڑی کا سفر فرینکفرٹ سے ہمبرگ کا کیا۔ وہ بھی ریل گاڑی کی سہولتوں سے مستفید ہونے کی غرض سے ورنہ عزیز بشارت احمد کی کار بھی حاضر اور وہ خود بھی۔ اور ہمبرگ بھی جو کھوکھر غربی کے میرے عزیزوں سے بھرا پڑا ہے۔ وہ بھی فون پر مسلسل اصرار کرتے رہے۔ کہ ہم کار میں لے جاتے ہیں۔ عقل و دانش کا تو یہی تقاضا تھا۔ کہ اطبا اور حکماء کے مشورے کے مطابق کسی ہمراہی کو طویل سفر پر ساتھ رکھنا چاہئے تھا۔

مگر ہم نے خمار بارہ بنکوی کا مشورہ صائب سمجھا۔ جنہوں نے کہا تھا۔ ؎

عقل و دل اپنی اپنی کہیں جب خمار
عقل کی سنیے دل کا کہا کیجئے

قیام ہمبرگ

ہمبرگ کا سفر ساڑھے تین گھنٹے میں ایسے کٹا جیسے گھر میں صوفے پر بیٹھے ہوں کار میں 6/7 گھنٹے صرف ہوتے۔ کیونکہ 600 کلو میٹر کی مسافت ہے۔ وہاں سیدنا امام الزمان کے ایک "غضنفر" کے صاحبزادے رہتے ہیں۔ ہر چند کہ مجھے حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب سے ملاقاتوں اور ان کی اقتدا میں طویل رکوع و سجود کی سعادت دارالامان میں نصیب ہو چکی تھی۔ اور ان کے روحانی مقام ارفع اور متقیانہ زندگی کے مشاہدے نے اس قندیل کی نوارنی شعاعوں کا اندازہ بھی کرا دیا تھا جس کا وہ بزرگ ایک پروانہ ہی تو تھا۔ یہ ان کا گوشہ نشین بیٹا ہمبرگ میں کنج عزلت میں ڈیرہ ڈالے ہوئے تھا۔ مگر محبت و الفت اور ایثار مجسم۔ ہمیں دعاؤں سے نوازا۔ بلکہ اکثر مجھے ان کی دعاؤں سے وافر حصہ ملتا رہتا ہے۔ ہمارے فوٹو لئے۔ تصویر کشی تو ان کا دل کا بہلاوہ ہے۔ پھر مقدس اور نادر فوٹوز کا ایک البم عطا فرمایا۔ جو ہمارے بزرگ اسلاف کی شیریں یادوں کو تازہ کرتے ہیں۔

ہمبرگ کی آب و ہوا میں اور اس کی فضاؤں میں پیار و محبت کی تاثیریں ہیں یا ہمارے نصیبے میں وہاں کی مروتیں رکھی تھیں۔ وہاں امام صاحب علاقائی امیر صاحب بلکہ سارے صدور اور سیکرٹریاں نے اتنی محبتوں کا اظہار کیا۔ جس کا میں کسی طرح مستحق نہیں تھا۔ یہ بھی اس عاجز پر میرے عزیز و کریم رب کا احسان عظیم ہے۔ ہمبرگ کو کھوکھر غربی گجرات کے دوستوں نے بطور خاص اپنے آشیانوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ اللہ نے انہیں اس مغربی گھونسلے میں بھی اور اس کی فضاؤں میں پرواز کے دوران بھی اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کرنے اور اپنے مرکز کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ بندھے رہنے کی توفیق بخشی ہے۔ خدا کرے کہ ان کی نگاہ ہمیشہ نشیمن پر رہے۔ ملک بہادر کھوکھر صاحب ہوں یا ملک الف خان، ملک اعجاز احمد ہوں یا ناصر احمد یا سعادت انہوں نے محبتوں اور الفتوں کے بازوؤں میں مجھے ایسے لے لیا۔ جیسے ایک ماں کے بچھڑے ہوئے بیٹے آپس میں سالوں بعد ملے ہوں۔ یہی ہمارے مرشد کی تمنا تھی۔

پانچ دن وہاں بھی گزارے۔ جماعت احمدیہ کی وہاں کی پہلی عبادت گاہ میں نمازیں ادا کیں۔ پھر بیت الرشید اور "مہدی آباد" کے نام سے موسوم وسیع و عریض احمدیہ مراکز (جن میں سے موخر الذکر مرکز احمدیت 37 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے) کو دیکھ کر اللہ کی قدرتوں اور غیب سے ایک صدی قبل جو خوشخبریاں اس نے اپنے چنیدہ محبوب بندے کو عطا کی تھیں۔ ان کی صداقت پر حق الیقین پیدا ہوا۔ اللہ جانے کہ اس عالم الغیب نے مامور زمانہ کو کیا کیا نظارے ان کامیابیوں اور وسعتوں کے کرا دیئے تھے کہ اس نے ایک صدی قبل ہی فرما دیا تھا۔

تری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمار فضل اور رحمت نہیں ہے
مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے
یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

الغرض ہمبرگ میں گزری ساعتیں میرے لئے یادگار مسرتیں ہیں۔ مجھے ایک جماعتی عہدیداران کے اجلاس سے خطاب کا بھی اعزاز

بخشا گیا۔ یوں بھی وہاں کا قیام مسیح موعود و مہدی کی صداقتوں کے بیان سے خوشگوار اور ایمان افروز رہا۔

فرینکفرٹ میں ادبی نشست

فرینکفرٹ واپس آیا تو 7/16 کو بروز اتوار ادبی اور شعری نشست کا اہتمام عزیزی عرفان احمد خان نے نہایت عمدگی سے کیا ہوا تھا پہلے لنچ دیا۔ اور پھر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تعلیم الاسلام کالج کے Old بلکہ Oldest بوائے کی حیثیت سے مجھے صدارت کے شرف سے نوازا گیا۔ جس میں جناب مسعود احمد صاحب دہلوی اور محترم پروفیسر ناصر احمد صاحب پروازی نے نہایت عمدہ اور اثر انگیز تقاریر کیں۔ جناب پروازی صاحب نے احمدی شعرا کا اپنے مخصوص انداز میں ان کے کلام کے نمونہ جات سے مزین تعارف کروایا۔ اور خصوصاً بزرگ شاعر جناب ثاقب زیروی صاحب کے مقام و مرتبہ کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد میڈیا کے انہیں نظرانداز کر دینے کی متعصبانہ پالیسی کی مذمت کی۔ اور بجا طور پر یہ باور کرایا کہ میڈیا کے اس رویے سے اس قلندر صفت اور درویش منش شاعر اور ادیب کی قدر و حیثیت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ کمی نہیں ہوئی۔

البتہ قوم کا وہ حصہ جو ان کے کلام کا آج بھی عاشق ہے۔ ان کی سماعتوں کو جناب ثاقب صاحب کے وجد انگیز بیان و کلام سے محروم رکھ کر ان پر ظلم ضرور کیا گیا ہے۔

میں نے افتتاحی اور اختتامی خطابات کے ذریعہ کچھ معروضات پیش کیں جن کا کچھ احوال "لاہور" کی اشاعت میں بشارت احمد چوہدری کے قلم سے چھپ چکا ہے۔ فارسی زبان کو سمجھنے والے اب کم کم ہی رہ گئے ہیں۔ آخر میں مشاعرے کے معیار کو بہتر بنانے کی طرف جو توجہ دلائی تو فارسی کے اس مقولے پر ہی اکتفا کیا۔ کہ

"نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز"

یہ میں نے عمداً کیا تا کسی شاعر یا منتظم کی دل شکنی کا موجب نہ بنوں۔

بین الاقوامی عدالت انصاف میں

جرمنی میں قیام کے دوران چھ روز لکسمبرگ اور ہالینڈ کی بھی سیر کی۔ خصوصاً دی ہیگ گئے۔ تو وہاں کے دوستوں سے ملاقات کے علاوہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس (Peace Palace) کے اندر گھوم پھر کر اسے دیکھا۔ عدالتوں کے مختلف کمرہ جات میں گئے۔ ہماری گائیڈ ایک خاتون نے سارے سیاحوں کو اس عمارت اور اس کی تزئین و آرائش کی تاریخ اور عدالت کے طریقہ کار کی وضاحت کی۔

جب ہم نے اس صدی کی ساتویں دہائی کے اس بین الاقوامی عدالت کے صدر کے بارہ میں دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ وہ پاکستانی تھے۔ اس نے حافظے پر زور دیا۔ مگر نام بتانے سے قاصر رہی۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہم نے اس کی مدد کی۔ جس پر اس نے ممنونیت کا اظہار کیا۔ یہ وہی نامی گرامی فرزند پاکستان تھا۔ جس کی ولادت کے ساتھ ہی بلکہ شاید اس سے بھی پہلے اس کی والدہ ماجدہ کو بشارت مل گئی تھی۔ کہ وہ "چیف جسٹس" ہو گا۔ اس عمارت میں جتنی دیر رہے۔ بلکہ اس کے بعد بھی گھنٹوں اس کی ذات میں ظاہر ہونے والے نشانات آسمانی کو یاد کر کے چشم تصور سے اللہ عزیز و قدیر کی قدرتوں کے نظارے کرتے رہے۔ مادر وطن بلکہ سارے عالم اسلامی کے لئے اس کی قربانیوں اور کارناموں کی ایک متحرک فلم چلتی رہی۔

غرض "امن محل" کی سیاحت اور اس کی غلام گردشوں میں گھوم پھر کر ہم ماضی کی یادوں میں کھو گئے۔ کبھی اس عظیم الشان ادارے اور اس کے مقاصد عالیہ کا خیال آتا۔ اور پھر اس بے نفس اس عدالت کے جج اور پھر چیف جج کا جو موٹر کار رکھنے کو بھی تعیش میں شمار کرتا تھا۔ وہ پیدل اس عدالت عظمیٰ میں پہنچ جاتا۔ اور واپسی پر عام بس میں سوار ہو کر اپنی جائے رہائش میں پہنچ جانے میں وہ کسی احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتا تھا۔ سادگی اور کم خرچی کی اس سنہری مثال پر ہماری قوم عمل کر کے ان غیر ملکی قرضوں کی زنجیروں سے آزاد ہو سکتی ہے۔ اے کاش ہمیں صحیح ادراک نصیب ہو۔

دی ہیگ سے دوستوں کو الوداع کہا۔ اور ہم کار کے ذریعہ ایمسٹرڈم سے ہوتے ہوئے سر شام گروس گراؤ جرمنی بخیریت تمام پہنچ گئے۔ برطانیہ کے ویزا کے حصول کے لئے جرمنی فارم داخل کیا تھا۔ دوسرے ملک سے کسی دیگر ملک کا اجازت نامہ مشکل سے ہی اور وہ بھی استثنائی صورتوں میں ہی ملتا ہے۔ مگر میرا کیس شاید سب استثناؤں سے بڑھ کر تھا۔

قانون فطرت ہے۔ کہ جوں جوں قریب جائیں آتش فراق زیادہ تیزی سے بھڑکتی ہے۔ اب عملاً رودبار انگلستان ہی بیچ میں حائل تھی۔ ادھر میرا محبوب ادھر میں مہجور مجبور کئی خواہشیں اور کئی تمنائیں۔ اور نہ پہنچ پانے کے اندیشے خوفناک ناگنوں کی طرح ڈرا رہے تھے۔ ایسے میں آہ و زاری بہت کی۔ مناجات نے کیا کیا شکلیں اختیار کیں۔ عرضداشت مانی جانی ہو تو عجیب عجیب دلیلیں اور مضامین اترتے ہیں۔ بیسویں صدی کا آخری للّٰہی اجتماع ہے۔ شروع صدی میں میرے والد محترم نے جس نور کی شناخت کی توفیق پائی۔ اور پھر عمر بھر کوئی ایک بھی ناغہ نہ ہوا۔ اور اس عاجز نے بھی جب سے ہوش سنبھالا اول غیر شعوری طور پر کھینچا چلا آتا رہا۔ اور پھر جب عقل و شعور بلوغت کے قریب پہنچے۔ تو میں نے محسوس کیا کہ جو روحانی سبق ان تین دنوں میں ملتے ہیں۔ وہ گویا سال بھر کے لئے روحانی غذا جمع کر لینے کے مترادف ہے۔

خوشیوں کا ایک دن

اور پھر یہ رب کریم کا کرم بے پایاں کہ بچپن سے لے کر 1983ء تک نہ ان دنوں میں کسی بیماری نے نہ کسی دیگر سانحے نے ہماری راہ روکی۔ اگر اب فاقوں پہ فاقے پڑ رہے ہیں۔ پر شکستگی کے باعث محرومیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور اب تو یوں محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ قلب و روح بنجر ہو چکے ہیں۔ بجا کہ M.T.A ایک آسمانی مائدہ بن کر ہمارے لئے نعمت عظمیٰ کی صورت میں نازل ہوئی ہے۔ مگر درمیان میں اس کی سکرین کا حائل ہونا بھی زہر لگتا ہے۔

عشق و محبت درمیان میں کسی پردے کو کب پسند کرتے ہیں۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر بھی مجیب اور مہربان مالک کو پکارا۔ اور دن کو بھی تر آنکھوں سے۔ اللہ بہترین اجر عطا فرمائے۔ احباب فرینکفرٹ کو جنہوں نے میری تڑپ کو بھانپ لیا۔ ہر طرح سے مدد کی۔ اور بالآخر 2000-7-25 کی دوپہر کو یہ مژدہ جانفزا فون پر سنایا۔ کہ ویزا مل گیا ہے۔ میں جس حالت میں تھا۔ اللہ شکور کے آگے سجدہ ریزہ ہو گیا اور وہ دن میرے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا بے مثال دن بن گیا۔ الحمدللہ۔

اگلے ہی روز رخت سفر باندھا اب نہ قریباً 1000 میل کے موٹر کے سفر کی تھکان کا خوف نہ کوئی غم و اندیشہ میرا دل جو اداسیوں اور تنہائیوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔ وہ مسرتوں سے چھلک رہا تھا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب اس کی تمنائیں اور آرزوئیں پوری ہوتی نظر آ رہی تھیں ؎

آنکھیں سوکھی ہوئی ندیاں بن گئیں
اور طوفاں بدستور آتے رہے

مگر اس میں اب ہجر کی سوزشیں نہیں تھیں مرگ شادمانی کا خوف ضرور تھا۔ اس مضمون کی وضاحت کی یہاں گنجائش نہیں۔

المختصر یہ طویل سفر بہت سہل محسوس ہوا۔ اور سر شام ہم اپنی منزل مراد پر شاداں و فرحاں پہنچ گئے۔ لندن میں قیام گیرٹ لین۔ ٹوٹنگ میں رہا۔ جہاں مقیم میری بھانجی اس کے میاں اور دونوں بچے میرے لئے دل و جان سے منتظر تھے۔ 27/7/2000 کو پہلی بار ٹلفورڈ میں واقع وسیع و عریض جماعتی مرکز "اسلام آباد" اور اس میں دفاتر جلسہ کو دیکھ کر روح و بدن شاداب ہو گئے۔ اپنے اپنے کارڈ بنوائے۔ دفاتر میں خدمت کے جذبات سے سرشار رضاکاروں کو دیکھا۔ تو وہی قادیان اور ربوہ کے دسمبر کے آخری عشرے کے نظارے نظر آئے۔ وہاں برطانیہ کے امیر جناب ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب سے ملاقات ہوئی ان سے ہمسائیگی کے رشتے کی وجہ سے دوہرا تعلق تھا۔ وہ ابتدائی طور پر میانی ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے اخلاق و اوصاف کی وجہ سے کسی ایسے سہارے کے محتاج نہیں تھے۔ بے حد تپاک سے ملے۔ اور میرے ساتھ تصویر کھنچوانے کا شرف بخشا۔ بھلا ہو ابن "غضنفر" کا جو پاس ہی موجود تھے۔ اور اپنے "ہتھیاروں" سے ہر دم لیس رہتے ہیں۔ انہوں نے فوٹو لیئے۔ جو مجھے از راہ کرم بھجوا بھی دیئے۔

پھر جلسہ سالانہ کے تین دن تو گویا پل بھر میں گزر گئے۔ اور ہاتھ ملتے اور کہتے رہے۔

؎ وصل کا دن اور اتنا مختصر
دن گنا کرتے تھے اس دن کیلئے

ان دنوں محویت کا ایسا عالم کہ گویا گردش افلاک بھی رک گئی تھی۔ اور زمین بھی اور آسمان بھی اس للّٰہی اجتماع کے ایمان افروز نظارے کرنے میں مشغول تھے۔ ہمیں یہ ہوش ہی نہیں تھا۔ کہ کس ماحول میں شب و روز گذر رہے تھے۔ وہ چند لمحے جو وہاں گزرے وہ انمول تھے۔ وہ انمٹ یادیں ہیں۔ جو زندگی کے باقی دن میرے ساتھ ہی گزاریں گی۔ دل والوں کا نور سحر اور تاریکی شب سہیلیاں ہوتی ہیں۔ ان روح افزا لحات کو یاد کر کے دیوانہ وار پکار اٹھتا ہوں۔ ع

دوڑ پیچھے کیطرف اے گردش ایام تو

اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو آگے دس مہینے ابھی باقی رہتے ہیں۔ حی و قیوم رب چاہے تو آئندہ سال پھر "اسلام آباد" میں آسمانی مائدہ نازل ہو گا۔ اس کی قدرت کاملہ اور رحمت بے پایاں سے ہرگز بعید نہیں کہ نوروں نہلائے ہوئے اس وجود کی پھر زیارت نصیب ہو۔ جس کو دیکھنے سے ہر آنکھ سرسبز ہو جاتی ہے وہاں وہی جو خود بھی روح تک شاداب ہے۔ اور دوسروں کو بھی شادابی سے حصہ بخشتا ہے۔ جناب عبیداللہ علیم صاحب گو پوچھتے رہے۔ کہ "تم کون ہو" مگر انہیں بھی خوب معلوم تھا۔ اور مجھے بھی یقین ہے۔ کہ اس وقت صفحہ دنیا پر ایک ہی ایسا شخص ہے۔ اللہ اس کی صحت اور سلامتی میں برکت بخشے۔ آمین

بیت الفضل لندن میں نمازیں ادا کرنے کے لئے بروقت پہنچ جاتے رہے۔ یہ خواہش ہوتی کہ

باقی صفحہ 7 پر

مظہر احمد چیمہ صاحب

سڈنی اولمپکس نتائج۔ انتظامات

سڈنی اولمپکس 2000ء کی اختتامی تقریب ایک لاکھ سے زائد تماشائیوں نے سٹیڈیم میں بیٹھ کر دیکھی اور اس سے لطف اندوز ہوئے۔ اس تقریب کے لئے 47000 رضاکاروں نے خدمات سرانجام دیں۔ آسٹریلیا کے باشندوں کیلئے خاص طور پر یہ بڑی خوشی کا دن تھا اور ہر آدمی اس تقریب سے بھرپور انداز میں لطف اندوز ہوا۔ اس تقریب کی خاص بات دلکش آتش بازی کا مظاہرہ تھا 10 لاکھ سے زائد لوگوں نے یہ مظاہرہ دیکھا اور سارا سڈنی روشنی سے نہا گیا۔ اس طرح کی آتش بازی دنیا کی تاریخ میں آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔ آتش بازی کے اس مظاہرہ کیلئے سپین' جاپان' امریکہ اور جنوبی افریقہ سے ماہرین بلائے گئے تھے۔ یہ آتش بازی 4 پلوں' 10 کشتیوں اور بلند عمارتوں سے کی گئی پل کے اوپر اولمپکس دائرے آویزاں تھے اور ان دائروں سے رنگوں کے آبشار گرتے نظر آئے جو اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ اب گیمز ختم ہو گئے ہیں۔ سڈنی ہاربر پر 10 لاکھ سے زائد لوگوں نے یہ نظارہ دیکھا۔ آتش بازی کے اس مظاہرے پر 30 لاکھ آسٹریلوی ڈالر خرچ ہوئے۔ ایک اور قابل ذکر نظارہ F-111 طیاروں کی سلامی تھی ان طیاروں نے اوپیرا ہاؤس کے سامنے سے نیچی پرواز کرتے ہوئے سلامی دی۔

چند لڑکیوں نے جنہوں نے پجارنوں کا روپ دھار رکھا تھا اور ہاتھوں میں زیتون کی شاخیں پکڑی ہوئی تھیں ان کھیلوں کے ہمیشہ جاری رہنے کی دعا کی نیز دیو مالائی انداز میں اولمپک جھنڈا ایتھنز کے حوالے کیا جہاں 2004ء کو اولمپک گیمز کا انعقاد ہوگا۔ اس کے بعد آسٹریلیا کے اتھلیٹس نے ایسا تاثر دیا جیسے وہ یہ جھنڈا لے کر ایتھنز روانہ ہو رہے ہیں۔

انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (IOC) کے چیئرمین جویان انتونیو سمارانچ کے بطور چیئرمین یہ آخری اولمپکس تھے۔ اب وہ ریٹائر ہو جائیں گے انہوں نے ان اولمپکس کو اپنے دور کے بہترین اولمپکس قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اولمپکس اس صدی کے سب سے دلچسپ اولمپکس تھے اور اپنی دلکشی اور رنگینی کی وجہ سے ایک عرصہ تک یاد رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پر کھلاڑیوں کو بہت اچھا ماحول مہیا کیا گیا۔

تمغوں کی تقسیم

سڈنی اولمپکس میں مجموعی طور پر 928 میڈلز (تمغے) تقسیم کئے گئے جن میں 301 سونے کے 299 چاندی کے اور 328 کانسی کے میڈلز تھے۔ سونے کے میڈلز حاصل کرنے میں اور مجموعی طور پر بھی امریکہ اول رہا۔ امریکہ نے سونے کے 39 تمغے حاصل کئے جبکہ روس 32 اور چین 28 سونے کے تمغوں کے ساتھ بالترتیب دوم اور سوم پوزیشن پر رہے۔ میزبان آسٹریلیا 16 گولڈ میڈلز کے ساتھ چوتھے نمبر پر رہا۔ جبکہ جرمنی نے 5 ویں' فرانس نے چھٹی' اٹلی نے ساتویں' کیوبا نے آٹھویں' ہالینڈ نے نویں اور رومانیہ نے دسویں پوزیشن حاصل کی۔

سڈنی اولمپکس میں کھیلوں کے 28- ایونٹس شامل تھے جن میں 200 ممالک کے 11000 سے زائد کھلاڑیوں نے حصہ لیا تاہم 70 ممالک میڈلز حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جن میں سے 44 ممالک گولڈ میڈلز حاصل کر سکے۔ 1896ء سے لے کر 2000ء تک ہونے والے اولمپکس میں امریکہ کو' ہمیشہ برتری حاصل رہی ہے۔ امریکہ نے اب تک سونے کے 862' چاندی کے 655 اور کانسی کے 581 میڈلز حاصل کئے ہیں۔

قوت بخش ادویات

سڈنی اولمپکس کے منتظمین کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا کہ وہ ان اولمپکس کو منشیات (قوت بخش ادویات) کے استعمال کی بنیاد پر اعلیٰ ترین کارکردگی سے پاک' صاف ستھرے کھیل بنائیں گے۔ منشیات کے استعمال کے سب سے زیادہ الزامات امریکی کھلاڑیوں پر لگائے گئے اور ڈوپنگ ٹیسٹ (Doping Test) میں منشیات کا استعمال ثابت ہونے پر تین امریکی کھلاڑیوں سے تمغے واپس بھی لئے گئے۔ شاید ان اولمپکس کو اب دنیا بھر میں منشیات کے زیر اثر کارکردگی دکھانے والے سب سے بڑے کھیلوں کے طور پر یاد کیا جائے۔

چین کی حکومت نے اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے بھرپور اقدامات کئے اور ہر گولڈ میڈل حاصل کرنے والے کھلاڑی کیلئے 80 ہزار یوان (9600 ڈالر) کے انعام کا اعلان کیا تھا اس کے علاوہ مختلف کمپنیز کی طرف سے بونس کا وعدہ بھی کیا گیا تھا۔

پاکستانی دستہ

سڈنی اولمپکس میں حصہ لینے والا پاکستانی دستہ خالی ہاتھ واپس لوٹا۔ سڈنی اولمپکس میں پاکستان نے باکسنگ' اتھلیٹکس' روئینگ' تیراکی اور ہاکی کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ بھرپور تیاری نہ ہونے کی وجہ سے اکثر کھلاڑی ابتدائی راؤنڈز میں ہی فارغ ہو گئے۔ واحد تمغہ حاصل کرنے کی امید بھی اس وقت دم توڑ گئی جب آسٹریلیا نے پاکستان کو ہاکی میں شکست دے دی۔

سڈنی اولمپکس میں ہونے والے چند اہم ایونٹس کے نتائج درج ذیل ہیں۔

فٹ بال

فٹ بال کا فائنل میچ اس دفعہ غیر متوقع طور پر کیمرون نے جیتا۔ اس نے سپین کو شکست دی۔ جبکہ سیمی فائنل میں چلی نے امریکہ کو ہرا دیا۔ اس طرح کیمرون نے سونے کا' سپین نے چاندی کا اور چلی نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ جبکہ اٹلانٹا اولمپکس 1996ء کا فٹ بال چیمپئن نائیجیریا تھا۔

ہاکی

ہاکی کے دفاعی چیمپئن ہالینڈ نے اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ ہالینڈ اور جنوبی کوریا کے درمیان انتہائی سخت مقابلہ ہوا۔ مقررہ وقت تک دونوں ٹیمیں بغیر کسی گول کے برابر تھیں۔ میچ کا فیصلہ پینلٹی سٹروکس پر ہوا۔ جنوبی کوریا کے کھلاڑی نے ایک ہٹ گول سے باہر پھینک دی جس کے نتیجہ میں ہالینڈ کو برتری حاصل ہو گئی اور ہالینڈ نے یہ مقابلہ 4 کے مقابلہ میں 5 گول سے جیت لیا۔

تیسری اور چوتھی پوزیشن کیلئے آسٹریلیا اور پاکستان کی ٹیمیں مقابلہ پر تھیں۔ اس میچ میں مناسب حکمت عملی کا فقدان پاکستان کو لے ڈوبا اور آسٹریلیا نے بآسانی یہ میچ 3 کے مقابلہ میں 6 گول سے جیت لیا۔ اس طرح ہالینڈ نے سونے کا' جنوبی کوریا نے چاندی کا اور آسٹریلیا نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔

والی بال

مردوں کے والی بال میچ میں یوگوسلاویہ نے روس کو ایک سخت مقابلے کے بعد شکست دے دی اور اس طرح ان اولمپکس میں یوگوسلاویہ والی بال کا چیمپئن قرار پایا۔ روس نے دوسری اور اٹلی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ خواتین کا والی بال کا فائنل کیوبا اور روس کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا۔ یہ مقابلہ کیوبا نے جیتا۔ ایک دوسرے میچ میں برازیل نے امریکہ کو ہرا کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس طرح کیوبا سونے' روس چاندی اور برازیل کانسی کے تمغہ کا حقدار قرار پایا۔

باکسنگ

باکسنگ میں اس دفعہ بھی کیوبا نے اپنی چالیس سالہ برتری برقرار رکھی اور مختلف ویٹ کلاسز میں سونے کے 4 تمغے جیتے۔ 91 اور 75 کلوگرام کیٹیگریز کے مقابلوں میں کیوبا کے باکسروں نے گولڈ میڈلز حاصل کئے۔ 48 کلوگرام کیٹگری میں فرانچ باکسر براہیم ارسلم نے گولڈ میڈل حاصل کیا انہوں نے سپین کے رافل اوزانو کو ہرایا۔ اولمپکس کا یہ آخری باکسنگ مقابلہ تھا۔ 51 کلوگرام کیٹگری میں تھائی باکسر وجن پونلڈ نے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس دفعہ حیران کن بات یہ ہوئی کہ پچاس سال میں پہلی مرتبہ امریکہ باکسنگ میں کوئی بھی گولڈ میڈل نہ جیت سکا۔ سپر ہیوی ویٹ کلاس میں برطانیہ کے ایڈلے ہیرن نے قازقستان کے مختار خان کو فائنل میں شکست دی اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔

باسکٹ بال

گزشتہ چار اولمپکس سے باسکٹ کے فاتح امریکہ نے اپنی برتری برقرار رکھی اور فائنل میں فرانس کو 75 کے مقابلہ میں 85 پوائنٹس سے ہرا دیا۔ خواتین کا باسکٹ بال بھی امریکہ نے ہی جیتا۔ جبکہ آسٹریلیا اور برازیل کی ٹیموں نے بالترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اتھلیٹکس

اتھلیٹکس میں سب سے زیادہ تمغے امریکہ کے مائیکل جانسن نے حاصل کئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ریٹائرمنٹ کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ امریکہ کے ہی موریس گرین نے دنیا کے تیز ترین مرد ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا انہوں نے 100 میٹر کا فاصلہ 9ء87 سیکنڈ میں طے کیا۔ امریکہ کی سپرنٹ کوئین میرین جونز نے 100 میٹر فاصلہ 10ء75 سیکنڈ میں طے کر کے دنیا کی تیز ترین

خاتون ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ جو جوتے پہن کر انہوں نے یہ ریس جیتی وہ انہوں نے سڈنی کے 13 سالہ رچرڈ سالٹر کو دے دئے۔ پول والٹ کے مقابلوں میں امریکہ کے نک ہائی سانگ نے 9ء5 میٹر بلند بار عبور کر کے سونے کا تمغہ جیتا۔ لارنس جونسن نے چاندی اور روس کے میکسیلنس تراسیوف نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ مردوں کی میراتھن ایتھوپیا کے ابریا نے جیتی انہوں نے مقررہ فاصلہ 2 گھنٹے 10 منٹ اور 11 سیکنڈ میں طے کیا۔ ایتھوپیا کے ہی تولا توسفائی نے مقرر فاصلہ 2 گھنٹہ 11 منٹ اور 10 سیکنڈ میں طے کر کے کانسی کا تمغہ جیتا۔ پانچ ہزار میٹر ریس میں ایتھوپیا کے میرن ولڈی 13 منٹ 49ء35 سیکنڈ کے ساتھ اول رہے۔ الجزائر کے علی سیف سیفی نے دوسری اور مراکش کے برائن لالا نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خواتین کی 10000 میٹر دوڑ میں ایتھوپیا کی دی راو تو تولو نے طلائی تمغہ جیتا۔ انہوں نے یہ فاصلہ 30 منٹ 49ء17 سیکنڈ میں طے کر کے نیا اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔ ایتھوپیا کی ہی گھتیاوالی نے چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ جبکہ پرتگال کی فرینڈ ریپرو تیسرے نمبر پر رہی۔ خواتین کی 100x4 ریلے ریس بہاما نے جیتی جبکہ جمیکا دوسرے اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہا۔ عورتوں کو تھرونگ کے مقابلہ میں کیوبا کی اولسٹریس نے 34ء67 میٹر تھرو کا نیا اولمپک ریکارڈ قائم کیا اور گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائی۔ ہائی جمپ میں روس کی کھلاڑی یلینا نے گولڈ میڈل جیتا۔

مجموعی طور پر یہاں 300- ایونٹس کا انعقاد ممکن بنانے کے لئے انتظامات کئے گئے جن میں 168 ایونٹس مردوں اور 120 خواتین کے تھے جبکہ 12 ایونٹس میں مرد و خواتین نے حصہ لیا۔ سڈنی اولمپکس پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ ایک کھرب 20- ارب تیس کروڑ روپے ہے۔

اولمپک ویلج

اولمپک ویلیج میں ٹھہرے اتھلیٹس کے لئے 10 لاکھ ڈشز تیار کی گئیں تاہم کھلاڑیوں نے "چارل نیسٹیمینسن سامن کابا" نامی ڈش کو سب سے زیادہ پسند کیا۔ آسٹریلیا کی "بارڈ کینڈی" کے ایک ارب ٹکڑے یہاں چوسے گئے یہ کینڈی آدھی درجن سے زائد فی کس روزانہ کے حساب سے استعمال کی گئی۔ 27 ویں اولمپک مقابلوں میں قائم کی گئی انٹرنیٹ ویب سائٹ www.olympics.com کو 9- ارب بار ہٹ کیا گیا۔

سڈنی اولمپکس 2000ء کی اختتامی تقریب میں آسٹریلیا کی ننھی اداکارہ نکی ویسٹر شائقین کی خاص توجہ کا مرکز بنی رہی اختتامی تقریب میں اس نے مرکزی کردار ادا کیا۔ اس نے ان اولمپکس کے بارہ میں جو الفاظ ترنم سے پڑھے ان کا ترجمہ یوں ہے۔

"سڈنی اولمپکس 2000ء کی مشعل کو سورج کی کرنوں نے روشنی بخشی ہے اور یہ ایتھنز سے آئی ہے۔ اس آگ کو ہم نے ہمیشہ روشن رکھنا ہے"۔

104 سالوں میں اب تک صرف 2 مرتبہ 1964ء میں ٹوکیو اور 1988ء میں سیئول براعظم ایشیا سے میزبانی کے قابل سمجھے گئے۔ باقی تمام گیمز کا انعقاد یورپ اور امریکہ میں ہوا۔ آجکل چین اور جاپان 2008ء کے اولمپکس کے حصول میں سرگرداں ہیں کیونکہ بلاشبہ اولمپکس مقابلے ملک و قوم کا مستقبل بہتر بنانے کا اصل ہتھیار بن گئے ہیں۔

●●●●●●●●●●●●

اولمپکس میڈل ٹیبل

نام ملک	طلائی	چاندی	کانسی	ٹوٹل
امریکہ	39	25	33	97
روس	32	28	28	88
چین	28	16	15	59
آسٹریلیا	16	25	18	58
جرمنی	14	17	26	57
فرانس	13	14	11	38
اٹلی	13	8	13	34
ہالینڈ	12	9	4	25
کیوبا	11	11	7	29
برطانیہ	11	10	7	28
رومانیہ	11	6	9	26
کوریا	8	9	11	28
ہنگری	8	6	3	17
پولینڈ	6	5	3	14
جاپان	5	8	5	18
بلغاریہ	5	6	2	13
یونان	4	6	3	13
سویڈن	4	5	3	12
یوکرائن	3	10	10	23
بیلارس	3	3	11	17
کینیڈا	3	3	8	14

بقیہ کالم 4

کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد ساکن C-22 پیپلز کالونی اٹک شہر گواہ شد نمبر1 عطاء الرب چیمہ وصیت نمبر27106 گواہ شد نمبر2 محمد مقبول عاطر وصیت نمبر28908۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر32981 میں پیر خلیل الرحمٰن ولد پیر فضل الرحمٰن صاحب قوم جالب پیشہ زمینداری عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الفضل جنج روڈ ضلع سانگھڑ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-2-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 18 ایکڑ 24 گھنٹہ واقع دیلنھ 25 جمڑاؤ ضلع سانگھڑ مالیتی۔/252800 روپے۔ 2۔ کار سوزوکی خیبر ماڈل 1991ء مالیتی۔/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/96000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد پیر خلیل الرحمٰن بیت الفضل سانگھڑ شہر گواہ شد نمبر1 ملک یوسف وصیت نمبر 18724 گواہ شد نمبر 2 ایم سلیم رضا ناظم انصاراللہ سانگھڑ۔

مسل نمبر32982 میں انس احمد ولد منصور احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نمبر6 حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-11-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انس احمد ساکن 28/C لطیف آباد حیدرآباد گواہ شد نمبر1 منصور احمد وصیت نمبر19495 والد موصی گواہ شد نمبر2 محمد آصف طاہر C-167 لطیف آباد نمبر6۔

مسل نمبر32983 میں تنویر قدسیہ بنت چوہدری قطب الدین قوم ہرل پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھوٹی ایسٹ اٹک ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-4-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تنویر قدسیہ 94 چھوٹی ایسٹ اٹک گواہ شد نمبر1 عطاء الرب چیمہ مربی سلسلہ وصیت نمبر27106 گواہ شد نمبر 2 ساجد خورشید 94۔ چھوٹی ایسٹ اٹک شہر۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32984 میں حمید احمد ولد شریف احمد قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی اٹک شہر ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-4-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والدہ مرحومہ سے نقد۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس

باقی کالم 2 پر

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 19 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 20۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-35
ہفتہ 21۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-51
جمعہ 21۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-13

مولانا فضل الرحمان کے سر کی قیمت

افغانستان میں طالبان کے مخالف شمالی اتحاد نے جمیعت العلمائے اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمان کے سر کی قیمت 50 لاکھ روپے مقرر کر دی ہے۔ شمالی اتحاد کے ایجنٹ پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ حکومت نے مولانا فضل الرحمان کو باضابطہ آگاہ کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اپنی حفاظت کا خصوصی انتظام کریں۔ جمیعت کے ذرائع نے بتایا ہے کہ جب اس سلسلے میں آئی جی پنجاب سے رابطہ کر کے سیکیورٹی بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے پہلے سے فراہم کی گئی سیکیورٹی بھی واپس لے لی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مولانا کو کچھ ہوا تو اسکی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ دریں اثناء مولانا نے اس دھمکی کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اپنی حفاظت کا بہتر انتظام کر لیا ہے۔ جمیعت العلمائے اسلام کے حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔

فوجی اقدام کے خلاف درخواست مسترد

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم 5 رکنی فل بنچ نے 12۔اکتوبر کے فوجی اقدام کے خلاف دائر کردہ درخواست اس بناء پر مسترد کر دی ہے کہ سپریم کورٹ اس اقدام کو جائز قرار دے چکی ہے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف درخواست قابل سماعت نہیں ہو سکتی۔ ہائی کورٹ سپریم کورٹ کی پابند ہے۔ درخواست گذار کے وکیل نے اپنے دلائل میں کہا تھا کہ سپریم کورٹ نے آئین کو مد نظر نہیں رکھا بلکہ حالات و واقعات کی بنیاد پر فیصلہ سنایا ہے۔

لاہور میں 50 لاکھ کی ڈکیتی

لاہور کے وسط اور ایوان اقبال کے چوک میں سگنل پر گاڑی رکنے پر دو مسلح موٹر سائیکل سواروں نے جماعت اسلامی کے اکاؤنٹنٹ کو ہلاک اور مینیجر کو زخمی کر کے 50 لاکھ چھین لئے اور فرار ہو گئے۔

انٹری ٹیسٹ 22۔اکتوبر سے

میڈیکل کالجوں میں داخلے کیلئے انٹری ٹیسٹ 22۔ اکتوبر سے شروع ہونگے۔ دس ہزار امیدواروں کیلئے پنجاب بھر میں چار امتحانی مراکز قائم کر دیئے گئے۔

گوجرانوالہ میں کھلی کچہری

واپڈا کے چیئرمین جنرل ذوالفقار علی خان نے گوجرانوالہ میں کھلی کچہری کے دوران دو ایس ڈی او معطل کر دیئے۔

پاکستان کے خلاف بیان بازی پر کارروائی کا فیصلہ

وفاقی کابینہ نے پاکستان کے خلاف بیان بازی پر متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چیف ایگزیکٹو نے قوم پرست جماعتوں کی طرف سے ملکی سالمیت اور دو قومی نظریے کے خلاف چلائی جانے والی مہم کا سخت نوٹس لیا ہے۔ کابینہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی پاکستانی شہری کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ملک کی سالمیت کے خلاف مہم چلائے۔ ایم کیو ایم اور بلوچستان کے رہنماؤں کے بھارت اور لندن سے جاری کردہ بیانات پر وفاقی کابینہ نے سخت ردعمل ظاہر کیا۔ وزیر داخلہ کو پاکستان مخالف شخصیات کے بیرون ملک سفر پر پابندی کیلئے ضروری اقدامات کا حکم دے دیا گیا۔

جاوید ہاشمی رہا

مسلم لیگی رہنما جاوید ہاشمی کو گزشتہ روز جیل سے رہا کر دیا گیا۔ مسلم لیگی کارکنوں نے ان کی رہائی پر ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔

تین ہفتے میں بجلی کا کنکشن

واپڈا کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ تین ہفتے میں بجلی کا کنکشن نہ ملنے پر عملے کے خلاف کارروائی ہوگی انہوں نے بتایا کہ دو ہزار کرپٹ واپڈا اہلکاروں کو نکال دیا گیا ہے۔

عبوری حکومت کی کلثوم کی تجویز

بیگم کلثوم نواز شریف نے تجویز دی ہے کہ سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ چیف جسٹس مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں عبوری حکومت بنائی جائے تمام بڑی جماعتوں کو نمائندگی دی جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ کامیاب یوم سیاہ پر مبارکباد دینے کیلئے سندھ اور بلوچستان کا دورہ کروں گی۔

بینظیر کی ہدایت

پیپلز پارٹی کی سربراہ بینظیر بھٹو نے اپنی پارٹی کو ہدایت کی ہے کہ مسلم لیگ کی جی ڈی اے میں مخالفت نہ کی جائے۔

طاہر القادری مخلوط طرز تعلیم کے حامی

عوامی تحریک کے سربراہ طاہر القادری نے کہا ہے، کہ ہماری جماعت مخلوط طرز تعلیم کی حامی ہے اور پردہ کے اس حد تک قائل ہیں کہ صرف سر اور جسم ڈھکا ہوا ہو۔ باقی پردہ ضروری نہیں۔

○○○○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

عزیز شاہد احمد ابن مکرم محمد سرور صاحب کارکن روزنامہ الفضل محلّہ عظیم پارک ربوہ بوجہ بخار فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

آرمی میں کمیشن حاصل کریں

پاکستان آرمی نے ریگولر کمیشن کیلئے 107 ویں PMA لانگ کورس کا اعلان کر دیا ہے۔ خواہش مند امیدوار اپنے قریبی آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سنٹرز / آفس سے یکم نومبر سے 14۔ نومبر تک رابطہ کریں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 15۔ ستمبر دیکھیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

قائد عوام یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ نے مندرجہ ذیل مضامین میں ۶ سالہ .B.E کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- Civil Engineering
2- Electrical Engineering
3- Mechanical Engineering
4- Computer System Engineering
5- تین سالہ BCS کورس

داخلہ فارم 15۔ اکتوبر سے 31۔ اکتوبر تک نیشنل بینک کی مقررہ شاخوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 15۔ نومبر 2000ء ہے۔

○ ہمدرد کالج آف میڈیسن اینڈ ڈنسٹری نے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس سال اول کے لئے داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ پراسپکٹس اور ایڈمشن فارم 1000 روپے کی ادائیگی پر حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 27۔ اکتوبر 2000ء ہے۔ انٹرنس ٹیسٹ 5۔ نومبر کو ہو گا۔ داخلہ فارم کم از کم تعلیمی قابلیت F.Sc پری میڈیکل 60 فیصد نمبروں کے ساتھ ہے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 8۔ اکتوبر 2000ء

کالج آف میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد نے .F.Sc اور .B.Sc میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 15۔ نومبر ہے۔ (نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ الفضل ربوہ شعبہ اشتہارات کی طرف سے اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے آج کل ملتان۔ لودھراں۔ بہاولپور اور رحیم یار خان کے دورہ پر ہیں۔ تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

آتے جاتے بھی وہ نگاہ کرم ہم مہجوروں پر بھی پڑ جائے تو ہمارے بھی دن پھریں۔

تاریخ کے اوراق ایسے واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ کہ اس محبوب دوراں اور اس کے مقدس باپ دادا نے بس ایک نگہ فیض بخش سے مردوں کو جلا بخشی اور پشتوں کے بگڑے ہوئے سنور گئے۔ چنانچہ ایک شام وہ نظر ہم پر بیت الفضل سے واپس لوٹتے ہوئے پڑ گئی اور ہماری پژمردگی اور فرسٹریشن کا کچھ مداوا ہو گیا۔ دوپہر پانچ اگست کو ہماری ملاقات کا وقت مقرر تھا کیا کیا مضمون بنائے یہ یہ عرض کریں گے اپنی داستان غم سنائی جائے گی۔ مگر جب کمرے میں داخل ہوا تو بے اختیار آنکھیں چھلک پڑیں۔ ان آنسوؤں میں طویل فرقت کا درد بھی تھا۔ پرانی آرزوؤں کے پورا ہونے پر مرگ شادمانی کے عالم کا نظارہ بھی۔ جو کچھ واقعہ ہوا۔ اس کی وجہ بیان کرنے کی ہر کوشش ناکام ہی ہوئی۔ مگر صد حیف کہ آنسوؤں کی دھند میں اس رخ زیبا کو بھی جی بھر کر نہ دیکھ سکا۔ بات کرنے کا کیسے یارا تھا۔ داستانیں بھول گئیں۔ سارے مضمون یادوں سے محو ہو گئے۔ اور وہی حال ہوا جو اقبال عظیم کا ہوا تھا۔ کہ

انکی محفل میں کچھ اور ہیں آداب سخن
میرا افسانہ فقط دیدہ نم تک پہنچا

مقررہ چند منٹ آنکھ جھپکنے میں ختم ہو گئے۔ اور تشنگی کی شدت میں اضافہ ہی ہوا۔ بھلا میرے ایسے بلا کے تشنہ کا ایک گھونٹ یا ایک جام سے بھی کیا ہوتا۔ وہ تو یہ تمنا لے کر گیا تھا۔ کہ

میخانے کا میخانہ پیمانے میں رکھ دینا

میری حسرتوں میں اضافہ ہوا۔ کیونکہ نہ جی بھر کے دیکھا نہ کچھ بات کی۔ بڑی آرزو تھی ملاقات کی۔

10/8/2000 کو علی الصبح کی پرواز سے واپسی تھی 9/8/2000 کی شام کو اس مکان یعنی 16 گریسن ہال روڈ اور اس کے نورانی مکین پر آخری نگاہ ڈالی حالت یہ تھی۔ کہ دل خون ہو رہا تھا۔ محزون ہو رہا تھا۔

11۔ اگست کو لاہور پہنچے اور وہاں سے سرگودھا آئے مغرب میں موسم معتدل تھا۔ یہاں بلا کی گرمی جس کے ساتھ تازہ ملاقات کے بعد پھر مہجوری کا غم۔

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل کو ایک ارب ڈالر کی امداد

امریکہ نے حالیہ ہنگاموں میں اسرائیلی معیشت کو پہنچنے والے نقصانات کی تلافی کیلئے اسرائیل کو ایک ارب ڈالر کی امداد دے دی ہے۔ یہ خطیر رقم عالمی صیہونی تحریک کی ایماء پر اسرائیل کو دی گئی۔

اسرائیل۔عرفات خفیہ معاہدہ

بی بی سی نے اسرائیل کے سرکاری ٹیلی ویژن کے حوالے سے بتایا ہے کہ انتہا پسند فلسطینی تحریک حماس کے لیڈروں کی گرفتاری کیلئے اسرائیل اور یاسر عرفات میں ایک خفیہ معاہدہ طے پا گیا ہے۔ یہ معاہدہ امریکی سی آئی اے کے سربراہ کی موجودگی میں ہوا۔

نجانے مشرف نے ذاتی مسئلہ کیوں بنالیا

بنگلہ دیش کی وزیراعظم بیگم حسینہ واجد نے بی بی سی اور امریکی خبررساں ایجنسی کو انٹرویو میں کہا کہ میں نے جنرل اسمبلی کے ہزاری اجلاس میں ڈکٹیٹرشپ کی مخالفت کی تھی نجانے جنرل مشرف نے اسے ذاتی ایشو کیوں بنالیا۔ میں نے کسی ملک یا حکومت کا نام نہیں لیا تھا اپنے عوام اور ملک کی بات کی تھی جو طویل عرصہ مسلم لیگ کے زیراثر رہے تھے۔ بنگلہ دیش کی وزیراعظم امریکہ پہنچ گئی ہیں جہاں انہوں نے امریکی محکمہ دفاع کے حکام سے ملاقاتیں کیں۔

متنازعہ ڈیم کی تعمیر کی منظوری دے دی گئی

بھارتی سپریم کورٹ نے بھارتی ریاست گجرات میں متنازعہ "انارماڈا" ڈیم کی تعمیر کی منظوری کثرت رائے سے دے دی ہے۔ اس ڈیم کی تعمیر کئی سالوں سے متنازعہ تھی۔ اس کی جھیل کی تعمیر سے 248 دیہات کے دو لاکھ افراد بے گھر ہونگے جبکہ وسیع علاقے کے جنگلات اور جنگلی حیات تباہ ہو جائے گی۔ ڈیم کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اس سے قحط زدہ علاقوں کے لوگوں کو پینے کیلئے صاف پانی میسر آئے گا، کھیتی باڑی کیلئے پانی ملے گا اور بجلی کی پیداوار بڑھے گی۔

عطارد کو تسخیر کرنے کے منصوبے کا اعلان

یورپین سپیس ایجنسی ESA نے نظام شمسی کے سب سے بڑے سیارے عطارد کی تسخیر کے پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ اس پر 2008ء سے 2013ء تک کے عرصے کے دوران عمل ہوگا۔ اس کو "بیپی کولمبو" کا نام دیا گیا ہے۔ جاپان بھی اس میں شریک ہے۔ عطارد کی گرمی اور تپش زمین سے دس گنا زیادہ ہے۔ عطارد MERCURY 75 فیصد لوہے پر مشتمل ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کی شاہ فہد سے ملاقات

امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے شاہ فہد سے ملاقات کی اور ان کو فلسطین اسرائیل معاہدے سے آگاہ کیا۔

3500 غیر قانونی تارکین

امریکہ نے لاطینی امریکہ سے تعلق رکھنے والے 35CC غیر قانونی تارکین وطن کو ان کے ملکوں میں واپس بھجوا دیا ہے۔ امریکی حکام نے تارکین وطن کو غیر قانونی طور پر امریکہ لانے والے ایک نیٹ ورک کا سراغ لگا کر 38-افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

امن معاہدے کے باوجود جھڑپیں

فلسطین اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ طے پا جانے کے باوجود جھڑپیں جاری ہیں۔ اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکت پر 8 فلسطینی گرفتار کر لئے گئے۔ فائرنگ سے 5 طلبہ زخمی ہوگئے۔ ایک چیک پوسٹ پر طلبہ نے پتھراؤ کیا تو اسرائیلی فوجیوں نے فائر کھول دیا ایک بارہ سالہ بچہ سخت زخمی ہوا جسکی حالت تشویش ناک ہے۔

سعودی عرب کی حمایت

سعودی عرب نے اسرائیل فلسطین امن معاہدے کی حمایت کی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے حکم دیا ہے کہ اسرائیلی سیکیورٹی فورسز کے حکام امریکی اور فلسطینی افسران کے ساتھ ملکر امن معاہدہ پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ یاسر عرفات ائرپورٹ کھول دیا گیا ہے۔ بحران پر غور کیلئے جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس شروع ہو گیا ہے۔

نائیجیریا میں نسلی فسادات

نائیجیریا کے سب سے بڑے شہر لاگوس میں تین روز سے جاری پرتشدد نسلی فسادات کو روکنے کیلئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ ان فسادات میں سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ کئی عمارتیں نذر آتش کر دی گئی ہیں۔ ہزاروں افراد نے جان بچانے کیلئے فوج اور پولیس کی بیرکوں میں پناہ لے رکھی ہے۔

جزائر سولومن کا چین سے رابطہ

جزائر سولومن کی حکومت نے اپنے ملک کی تباہ حال معیشت کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کیلئے تائیوان سے 21 سالہ تعلقات توڑ کر چین کے ساتھ رابطہ کر لیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ وہ تائیوان کی "سخاوت" سے اکتا کر اب چین سے 200 ملین ڈالر امداد لینے پر غور کر رہے ہیں۔

حزب اختلاف کا امیدوار سپیکر منتخب

سری لنکا میں اپوزیشن کا امیدوار سپیکر کے عہدے پر منتخب ہو گیا۔ حکمران پیپلز الائنس نے بھی ناکامی کے خوف سے اپوزیشن کے امیدوار کی حمایت کی۔ پارلیمنٹ کا انتخاب حال ہی میں ہوا ہے۔ سپیکر کے عہدے پر وزیراعظم چندریکا کے ناراض بھائی انورا بندرانائیکے کا انتخاب ہوا ہے۔

نیشنل الیکٹرونکس

ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ڈی فریزرز۔ ائرکنڈیشنر۔ واشنگ مشین۔ ٹیلی ویژن

فون 7223228 - 7357309

1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ

Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12 نیگو پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبر اہوٹل

نورز جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

مفید اور موثر دوائیں

پھکی منڈی

حب مقوی دماغ

معجون مقوی دماغ

تینوں اعلیٰ قسم کے برین ٹانک ہیں۔ طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہیں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون 211538

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021-7724606
7724607, 7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر
021-7724606
7724607, 7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61